

عمه

زينب افضل



معم



از قلم زینب افضل

All Rights Reserved

Copyright: : Zainab Afzal (Author)

Published by: Safar-e-Adab

Published On: safareadab.com

To get published with us, contact us via email or website:

safareadab.com

khanumaira@safareadab.com

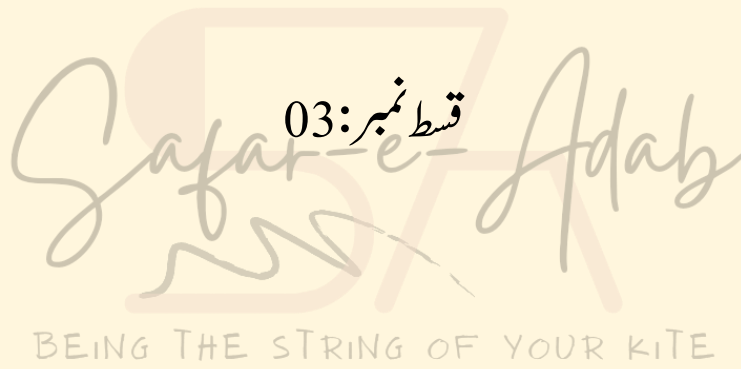
adab@safareadab.com

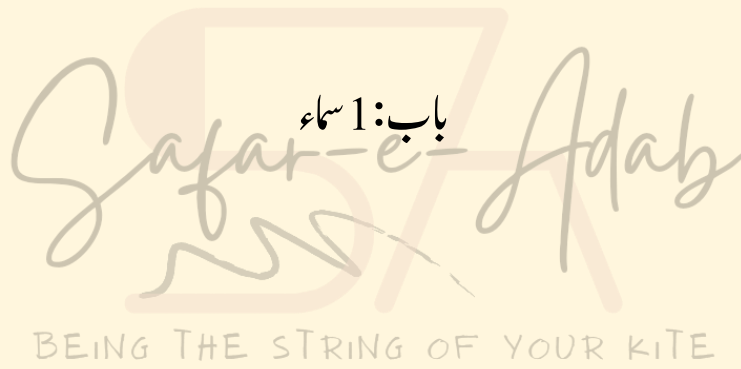
Note: We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

ضروری بات

معمہ کے تمام جملہ حقوق لکھاری "زینب افضل" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔



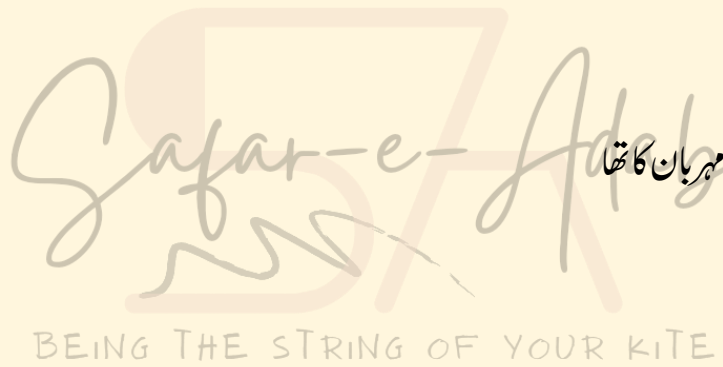




سفر کو نکلے تھے ہم جس کی رہنمائی پر

وہ اک ستارہ کسی اور آسماں کا تھا

جسے ہم اپنی رگ جان بنائے بیٹھے تھے



وہ دوست تھا، مگر اک اور مہربان کا تھا

عجیب دن تھے کہ باوصف دوری ساغر

گمان نشے کا تھا اور نشہ گمان کا تھا

اپنے کمرے میں آکر اس کے کانوں میں اماں اور سانی کی آواز گونج رہی تھی جو وہ ابھی نیچے سے سن کر آئی تھی۔ عجیب کشمکش تھی۔ دانیل نے بے اختیار اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ کھڑکی کے پردوں کی وجہ سے باہر کی سرد ہوا پورے کمرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔ سرد ہوا کے جھونکے جب اس کے چہرے سے ٹکرائے تو جیسے وہ اپنے خیالوں سے واپس آئی۔ اٹھ کر کھڑکی بند کی اور پردے آگے کر کے ہوا کا راستہ بند کر دیا۔ فیصلہ مشکل نہ تھا لیکن جواب دینے کا مرحلہ کافی کٹھن ثابت ہو رہا تھا۔ سر جھٹک کر اس نے جیسے خود کو سوچوں سے آزاد کروانے کی ایک بھرپور کوشش کی جب ماضی کے پردوں سے ایک آواز ابھری (عیسیٰ 'بھیا کو اذان دینا بہت اچھا لگتا ہے)۔ پھر ایک اور آواز ابھری (عیسیٰ 'بھیا فجر کی اذان دیتے ہیں)۔ اس کے دل نے جیسے پل بھر میں فیصلہ سنایا تھا جب دو چمکتی آنکھیں ذہن پر ابھری۔ بے ساختہ اس نے آنکھیں میچیں۔ درود پڑھا اور سب اللہ کے حوالے کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی۔



BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اوئے ہری مرچ کیا ہو رہا؟" صفی نے گرنے والے انداز میں صوفے پر لیٹتے ہوئے مائل سے پوچھا جو سنگل صوفے پر بیٹھی پڑھ رہی تھی۔ سامنے ٹیبل پر ساری بکس اور کتابیں بکھری ہوئی تھیں خود وہ رجسٹر پر جھکی مسلسل کچھ لکھ رہی تھی۔ سامنے والے صوفے پر سانی اپنے مخصوص سٹائل میں سنگل صوفے پر لیٹا تھا۔ صوفے کے ایک بازو پر دونوں ٹانگیں لٹکائے جبکہ دوسرے بازو پر سر رکھا ہوا تھا۔ ریموٹ سینے پر رکھے بہت اہمک سے مووی دیکھ رہا تھا جیسے اس سے ضروری کوئی اور کام نہ ہو۔

"نظر نہیں آرہا۔ فٹبال کھیل رہی ہوں۔" مائل نے سنجیدہ لہجے میں صفی کو کہا۔

"او۔ اچھا مجھے لگا پڑھ رہی ہو۔" دانتوں کی نمائش کرواتے ہوئے اس نے کہا تھا جس پر مائل نے اسے تیز نظروں سے دیکھا۔

"صفی بھیادومنٹ میں اپنی شکل گم کریں۔ مجھے تنگ نہ کریں میرا بہت ضروری ٹیسٹ ہے۔ اس سے پہلے کہ میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو اور اپنے ہاتھوں کو قابو نہ کر سکوں۔ حفاظتی اقدامات کر لیں۔" مائل نے تنگ آکر اسے وارن کیا جس پر صفی نے ہاتھ ہوا میں جھلایا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"چل پاگل۔ ٹیسٹ کے لیے کون پڑھتا ہے؟۔۔ پڑھتے صرف وہ ہیں جن کو اپنی قابلیت پر شک ہوتا ہے۔"

"صفی بھیا اللہ پناہ دے آپ کے شر سے۔ قسم سے اچھے بھلے معصوم بچوں کو راستے سے بھٹکا رہے۔ الگ سے حساب ہو گا اس کا۔"

"جتنی انرجی زبان چلانے میں لگاتی ہونا اس کا آدھا بھی دماغ کی مرمت کے لیے استعمال کر لو گی نالیقین جانوں اس طرح راتوں کو جاگ کر آنکھیں نہ سڑانی پڑیں۔"

"ابھی بتاتی ہوں۔۔۔ اماں!!!!" مائل زور سے چیخی جب سر ہت سے صفی سیدھا ہوا اور مائل کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسکی آواز بند کی۔

"پاگل ہو کیا؟ مرواں گی؟ اگر میں مرانہ اپنے قل کی بریانی بھی تمہیں نہیں کھانے دوں گا۔" صفی نے مائل کو آنکھیں دیکھائیں جس پر اس نے منہ بنایا۔ صفی نے اسکے منہ سے ہاتھ ہٹا دیا۔ لیکن فوراً ہی اسکے آگے سے کتاب اٹھالی۔ مائل کو سانس لینے کا بھی موقع نہ ملا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"صفی بھی میری کتاب واپس کر دیں ورنہ۔۔۔"

"ورنہ کیا؟۔۔۔ ارے میری گھڑیا۔۔۔ یہ پڑھنے کی چیز تھوڑی ہے۔ دفعہ کرو اس کو اور کھانا بنانا سیکھو۔ یہ کام نہیں آتا۔ اللہ معاف کرے کچھ بھی ڈھنگ سے بنانا نہیں آتا۔ لڑکی تم تو ناک ہی کٹواؤ گی سسرال جا کر۔" صفی نے صوفے کے پیچھے سے مصنوعی افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔

"ادھر آؤ ذرا۔ میں تمہاری ناک گردہ، پھپھر اسب کٹواتی ہوں بلکہ سب سے پہلے تمہاری زبان ہی کٹواتی ہوں۔" اس سے پہلے کہ مائل کچھ جواب میں گولہ باری کرتی اوپر سے اماں کی آواز ابھری۔ دونوں نے اوپر دیکھا۔

"ارے اماں میں تو بڑا بھائی ہونے کے ناتے اس کو نصیحت کر رہا تھا۔"

"صفی فضول حرکتیں بند کرو اور یہاں سے نکلو۔ پیپر ہے اس کا۔ پڑھنے دو اگر اب نہ گئے تو میری چپل آڑ کر تمہاری ستھرائی کرے گی۔"

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR LIFE

"ادھر آؤ ذرا اس کے ایڈوانس فیچرز سے تمہیں بھی متعارف کرواتی ہوں۔" اماں نے پیر سے چپل نکالتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں آپ ہی انجوعے کریں۔" صفی نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ سانی کے اوپر سے ریموٹ اٹھایا اور اندر دوڑ لگادی۔ جبکہ سانی اس کے پیچھے بھاگا ۔

"بیغیرت آدمی ریموٹ واپس کر ۔"

اماں نے نفی میں سر ہلایا کیونکہ یہ روز کا معاملہ تھا ۔



"بھائی!"

وہ دونوں گارڈن میں چہل قدمی کر رہے تھے۔ بلیک ٹراؤزر اور گرے شرٹ میں وہ رف سے حلیے میں بھی بہت ڈینٹ لگ رہا تھا۔ اس کے لہجے کا ٹھہرا ہوا انداز اور دھیمی آواز اس کی شخصیت کو چار چاند لگاتی تھی۔ وہ بے شک دنیا کے حسین ترین مردوں میں شمار نہ ہوتا لیکن اپنے اخلاق کی خوبصورتی اور خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عاشق اور پختہ یقین اسے دنیا کے حسین ترین مومنوں میں ضرور شمار کرتا۔ صاف رنگت کا وہ پچیس سالہ لڑکا تھا۔

چھوٹی عمر میں باپ کے انتقال کے بعد گھر کی ساری ذمہ داریاں اس کے اوپر تھیں۔ تب وہ انٹر کر رہا تھا اور صدافہ پنجم جماعت کی طالب علم تھی۔ عیسیٰ نے پڑھائی کے ساتھ بزنس سنبھالا جو کہ ایک حیرت انگیز بات تھی۔ بے شک وہ کوئی ٹاپر نہیں تھا لیکن اچھے مارکس سے پاس ہو جاتا تھا۔ صدافہ کو اس نے باپ بن کر پالا تھا۔ وہ اس کا دوست بھی تھا کیونکہ صدافہ کے پاس نہ بہن تھی اور نہ عیسیٰ کے پاس کوئی بھائی۔ وہ رعب جھاڑنے والے بھائیوں میں سے نہیں تھا اور غصے سے اس کا کبھی کوئی واسطہ نہ رہا۔ اور نہ ہی شوخ مزاج کا تھا۔ وہ بس عیسیٰ تھا۔ ایک سادہ سا انسان۔ ایک عام لڑکا۔ یہ اس کا اپنے بارے میں خیال تھا۔

صدافہ نے بے بی پنک کلر کالان کا پرنٹڈ سوٹ پہنا ہوا تھا جبکہ سر مکمل دوپٹے سے کور تھا وہ اس کے ساتھ چل رہی تھی جب صدافہ نے عیسیٰ کو نرمی سے پکارا جس پر عیسیٰ نے گردن موڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"جی؟"

"بھائی میں اللہ کا ہر وقت شکر کرتی ہوں کہ اس نے مجھے سب کچھ دیا ہے لیکن بھائی مجھے آزمائش سے ڈر لگتا ہے۔"

"گڑیا ہمیں آزمائش سے نہیں عذاب سے ڈرنا چاہیے۔ آزمائش اللہ کے نیک بندوں کے لیے ایک امتحان ہے جبکہ عذاب گناہگار بندوں کے لیے ایک سزا۔ آزمائش سے گزرنے کے لیے صبر اور اللہ پر بھروسہ ہونا لازمی ہے۔ اور کوئی بھی تکلیف ہمیشہ نہیں رہتی یہ اللہ کا وعدہ ہے ہم سے۔ آزمائش ایک دن ختم ہو جاتی ہے اور روشن کل کی کرنیں ہر طرف پھیل جاتی ہیں۔ گویا اس بات کا ثبوت ہوتی ہیں کہ تمہارا صبر جیت گیا اور اللہ تم سے راضی ہے۔"

"پر بھائی جب آزمائش میں درو اور دکھ انسان کے بس سے باہر ہو جائے اور اس کی روح تک کو کھینچ نکالے تو انسان صبر کہاں تلاش کرے؟"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"صبر اور آزمائش کے ختم ہونے کی دعا مانگنی چاہیے کیونکہ قبولیت کے فیصلے نیت اور تڑپ دیکھ کر کیے جاتے ہیں حالات اور اسباب دیکھ کر نہیں۔ جب ہم جانتے ہیں کہ ہمارا رب غفور الرحیم ہے تو مقدر کے فیصلوں سے گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔" اسکی بات پر وہ متبسم ہوئی۔ چاند کی ہلکی روشنی عیسیٰ کے چہرے سے ٹکرا

رہی تھی۔ پر نور چہرہ اور بھی شادابی میں گھلا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔ ہاتھ پشت سے باندھے وہ سامنے دیکھ رہا تھا۔ صدفہ کو یہ منظر سب سے حسین لگا۔

"بھائی آپ خوش ہیں امی کا دین آپ کے لیے رشتہ لے جانے پر؟" صدفہ نے اس کے تاثرات کو جانچتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔

Safar-e-Adab
"خوش؟ خوشی کا پتا نہیں۔ کیونکہ نہ میں اسے جانتا ہوں اور نہ وہ میری محرم ہے کہ میں اسے جاننے کی کوشش کروں۔
ہاں لیکن مطمئن ہوں۔" BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اگر وہاں سے انکار ہو گیا تو؟"

"گڑیا سارے فیصلے اللہ کی مرضی سے ہوتے ہیں۔ جب ہمیں اس کے واحد اور قادر ہونے پر یقین ہے تو دعاءوں کے قبول ہونے پر بھی یقین ہونا چاہیے۔"

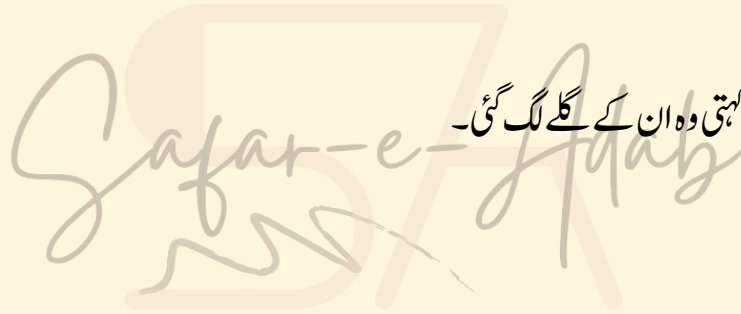
"کیسی دعا؟" صدافہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"ایک مومنہ محرم کا ساتھ۔" اس کی بات پر صدافہ گہرا مسکرائی۔
Safareadab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"پھر تو ہاں ہی ہوگی۔" اب مسکرا نے کی باری عیسیٰ کی تھی۔



وہ ایک بہت خوبصورت باغ میں چہل قدمی کر رہی تھی۔ چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ تھا۔ ایک طرف ایک نہر بہہ رہی تھی جہاں صاف، شفاف پانی پتھروں سے ٹکراتا ہوا نیچے بہہ رہا تھا۔ چڑیوں کی چچہاٹ کانوں کو بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ ہر طرف بہت ہی سحر انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ باغ اتنا بڑا تھا کہ اس کا اختتام دور دور تک نظر نہیں آ رہا تھا۔ نیم سبز گھاس صحت میں شادابی گھول رہی تھی۔ ہر طرح کے پھول اس کو نظر آرہے تھے۔ نیچے جھک کر اس نے پھولوں کو ہلکا سا چھوا اور ناک کے قریب کر کے سونگنا چاہا جب پیچھے سے اپنے نام کی پکار پر اس نے حیرت سے پیچھے دیکھا جہاں رحمان صاحب سفید شلوار قمیض میں کھڑے اس کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ وہ حیرت سے اٹھی اور ان کی جانب قدم اٹھائے۔



"بابا؟" دھیمی آواز میں کہتی وہ ان کے گلے لگ گئی۔

"میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔" BEING THE STRING OF YOUR KITE

"لیکن مجھے تو لگتا ہے تم مجھے بھول گئی ہو؟" انھوں نے مصنوعی خفگی سے کہا جس پر دانیل مسکرائی۔

"کبھی نہیں؟"

"تو پھر پریشان کیوں ہو؟"

"جی؟" اس نے نا سمجھی سے رحمان صاحب کی طرف دیکھا۔

"چناؤ کرنے میں مشکل پیش آرہی ہے؟" انھوں نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا جس کو سمجھ کر دانیل نظر میں جھکا گئی۔

"میں نے اللہ کے حوالے کر دیا ہے بابا۔ جس کو اس نے میرے لیے چنا ہو گا وہی ملے گا۔"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"پتا ہے ایک مسلمان مرد کے لیے سب سے بہترین تحفہ کیا ہوتا ہے؟"

"ایک مومن عورت کا ساتھ۔"

"بالکل اسی طرح ایک مومن محرم کا ساتھ ایک مسلمان عورت کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں۔"

"مومن محرم؟" اس نے نا سمجھی سے رحمان صاحب کی طرف دیکھا۔

"حافظ عیسیٰ راءو!" دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہہ کر وہ آگے بڑھ گئے جبکہ وہ شاک سی وہیں کھڑی رہی اور زرب کہا
'حافظ عیسیٰ راءو'۔ رحمان صاحب آگے جا چکے تھے۔ سر جھٹک کر وہ بھی ان کے پیچھے گئی۔

"مطلب؟" ہلکی آواز میں ان استفسار کیا۔

"مطلب یہ کہ سیدہ دانیل رحمان تمہارے لیے حافظ عیسیٰ راءو کو چن لیا گیا ہے۔" اب وہ ان کا چہرہ تک رہی تھی جو
اسے مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔ اور پھر اسے تلاوت کی آواز سنائی دی۔ اتنی سحر انگیز آواز کہ بے ساختہ اس کے منہ
سے نکلا 'ما شاء اللہ'۔ آنکھیں موندھے جیسے تلاوت کے ہر لفظ کو دل میں اتار رہی تھی۔

"یہ آواز؟" کھوئے ہوئے لہجے میں وہ پوچھ رہی تھی۔

"عیسیٰ تلاوت کر رہا ہے۔" ایک طرف انہوں نے اشارہ کر کے کہا جہاں نور کا مجسمہ اس کو نظر آیا۔

"بابا وہ۔۔" وہ کچھ پوچھنے کے لیے پیچھے مڑی تھی لیکن وہاں رحمان صاحب نہ تھے۔

"بابا؟۔۔۔ بابا؟" وہ بھاگتے ہوئے انھیں ڈھونڈ رہی تھی کہ ایک دم اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے اطراف میں نظریں دوڑائیں تو خود کو اپنے کمرے میں پایا۔ دور دور فجر کی اذانیں ہو رہی تھیں۔ گہری سانس لے کر اس نے بیڈ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندھ لیں۔ ایک دم اس کے کانوں میں آواز گونجی

"(مطلب یہ کہ سیدہ دانیل رحمان تمہارے لیے حافظ عیسیٰ راء کو چن لیا گیا ہے۔)" اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"حافظ عیسیٰ راء!" زرب کہہ کر سر جھٹک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور وضو کرنے و اشروم کی جانب بڑھ گئی۔

نماز ادا کر کے اس نے قرآن پاک کو کھولا جب ایک دم سے جھماکا سا ہوا۔

خواب میں عیسیٰ کون سی آیات بار بار پڑھ رہا تھا؟

"والطیبت للطیین والطمیون للطیبت ج اولءک مبرءون مما یقولون ط لھم مغفرہ ورزق کریم۔" ○

ہاں یہ آیت وہ بار بار پڑھ رہا تھا۔

"یہ صورت نور کی آیت ہے۔" قرآن پاک میں صورت نور نکالی تاکہ ترجمہ پڑھ سکے۔ تھوڑی دیر بعد اسے آیت مل گئی۔ نیچے تحریر ہوا ترجمہ اس نے پڑھا۔

"اور پاک عورتیں، پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے۔ یہ (پاک لوگ) ان (بدگویوں) کی باتوں سے بری ہیں (اور) ان کے لیے بخشش اور نیک روزی ہے۔" BEING THE STRONG OF YOUR EYES

"پاک مرد!" زرب کہہ کر وہ سوچ میں پڑھ گئی۔



اگلے دن پہلی فرصت میں اماں اور سانی دانی کے کمرے میں موجود تھے۔ ساری صورت حال سے اسے آگاہ کرنے کے بعد اس سے اس کی مرضی دریافت کر رہے تھے۔

"ویسے مجھے تو یقین ہے تم نے کان لگا کر سب سن لیا ہو گا اور سوچ بھی لیا ہو گا لیکن پھر بھی تم سوچنے کے لیے وقت لے لو۔" سانی نے طنزیہ لہجے میں کہا جس پر دانی نے اسے گھورا۔ اور سارا خواب کسی روداد کی طرح ان کے گوش گزار کر دیا۔ جس پر سانی اور اماں نے خاموش نظروں کا تبادلہ کیا۔ پھر سانی بولا۔

"چلو جی۔ امی آپ ہاں کر دیں عیسیٰ بھائی کو۔"

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"دانی کیا تم نے فیصلہ کر لیا ہے؟" اماں نے سنجیدگی سے دھیمی آواز میں کہا۔

"اماں مجھے نہیں پتا لیکن جب بھی سوچتی ہوں تو میرے کانوں میں یہ آواز گونجتی ہے کہ

'سیدہ دانی رحمان تمہارے لیے حافظ عیسیٰ' راءو کو چن لیا گیا ہے'۔

اس کے بعد میرا فیصلہ عیسیٰ کے حق میں ہی نکلتا ہے ۔ "

"دانی کیا تم خوش ہو؟"

"مطمئن ہوں ۔"

"لیکن پہلے میں استخارہ کرواؤں گی اور سانی تم اور صفی اس کی جانچ پڑتال کرواؤ۔ اس کے بعد ہی میں کوئی جواب دوں گی۔" سانی نے سر اثبات میں ہلایا۔ اماں نے اس کے سر پر پیار کیا اور باہر چلی گئیں۔ سانی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہمیشہ خوش رہو میری بہن۔" مسکراتے ہوئے اسے کہا۔

"پورے دادا بالگ رہے ہو۔ ہضم نہیں ہو رہا۔"

"ہاضمہ کی گولیاں بھجواتا ہوں۔" سانی نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا اور پھر دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس پڑے۔



عائشہ بیگم نے امام صاحب سے استخارہ بھی کروالیا تھا جو کہ بہت اچھا آیا تھا جس پر وہ خاصی مطمئن ہو گئی تھیں۔ دوسری طرف سانی اور صفی نے بھی اپنی ریورسز استعمال کر کے عیسیٰ کے متعلق معلومات نکلوائی تھی جس سے عیسیٰ کا مقام انکی نظر میں اور بھی بلند ہو گیا تھا۔ آج حمد ان صاحب نے آنا تھا کیونکہ ان کا پہلے والا پروگرام کینسل ہو گیا تھا۔ عائشہ بیگم تھوڑی پریشان تھیں کیونکہ جان سے پیارے بھتیجے کو انکار کرنا ان کے لیے مشکل تھا۔ لیکن سانی اور صفی کے سمجھانے پر تھوڑی پرسکون تھیں۔ گھر میں سارے ہی مصروف تھے شیلہ گھر کی صفائی کر رہی تھی۔ سانی میٹھا بنارہا تھا، صفی سبزیاں کاٹ رہا تھا اور دانیل کھانا بنا رہی تھی۔ جبکہ مائل حسب معمول پڑھ رہی تھی۔ آخر وہ میڈیکل کی سٹوڈنٹ تھی۔ اماں کا پسندیدہ ڈرامہ آرہا تھا تو وہ اسے دیکھ رہی تھیں۔

"ادھر اپنی لائف اپڈیٹ ہو نہیں رہی گوگل کو اپنی آپس (apps) کی پڑی ہے۔" موبائل رکھتے ہوئے صفی نے جھلجھلا کر کہا۔ "کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ کاش میں بھی میڈیکل رکھ لیتا۔ ابھی سبزیاں تو نہ کاٹ رہا ہوتا۔" صفی نے پر سوچ لہجے میں کہا۔ جس پر دانیل کا کڑھائی میں چلتا ہاتھ تھا اور مڑ کر صفی کو دیکھا۔

"بیٹا اس کے لیے پڑھنا پڑھتا ہے۔ دن رات جاگنا پڑتا ہے۔ تمہاری اتنی اوقات نہیں ہے۔" دانیل نے طنزیہ لہجے میں کہا کیونکہ ان سب میں صفی ہی تھا جو پیپر بھی ایسے دینے جاتا تھا جیسے معمول کا دن ہو۔ جبکہ ان سب میں سب سے زیادہ مائل پڑھا کو تھی۔

"آچھی۔۔ اف۔۔ مجھے لگتا ہے مجھے کوئی بہت شدت سے یاد کر رہا ہے جبھی تو صبح سے چھینکے آرہی ہیں۔" چھینک مار کر سانی بولا جس نے ماسک پہنا ہوا تھا۔

"بیٹا کبھی کبھار قبر بھی یاد کرتی ہے۔" کھیر اچھیلے ہوئے صفی نے عام سے لہجے میں کہا جس پر دانیل ہلکا سا ہنسی۔

"بیٹا اب یہ پھل بھی تو ہی کاٹے گا۔" جس پر صفی نے بیچارگی نظروں سے اسے دیکھا۔

"اب انسان سچ بھی نہ بولے۔" منہ میں بڑبڑاتے ہوئے واپس کام پر لگ گیا۔



شام کو تقریباً سات بجے حمد ان صاحب آئے۔ لیکن ان کے ساتھ سمیر نہیں تھا۔ جب عائشہ بیگم نے مناسب لفظوں میں انہیں انکار کیا تو وہ اصرار کرنے لگے جس پر عائشہ بیگم نے عیسیٰ کے رشتے کے بارے میں بتایا کہ ان کو ہاں کر دی ہے۔ یہ سنتے ہی وہ طیش میں آ گئے۔

"عائشہ کیا عقل گھاس چرنے چلی گئی ہے؟ تم ایک سید پر اسے فوقیت دے رہی ہو؟ تمہیں شاید بھول گیا ہے اس لیے میں یاد کرواتا چلوں کہ سید زادیوں کی شادی سید زادے سے ہی ہوتی ہے۔" وہ غصے سے بولے اور آخری بات پر زور دیا۔

"ماموں یہ روایت نہایت فضول ہے جس کا کوئی سر پیر نہیں۔ رشتے آسمانوں پر بنتے ہیں۔ میرے بابا نے بھی ماما سے شادی کی تھی۔ وہ بھی سیدہ نہیں تھیں تو کیا ہوا؟" حسان عائشہ بیگم کے بولنے سے پہلے بول پڑا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"بھائی جان یہ دانیل کا فیصلہ ہے۔ مجھے چاہے سمیر جتنا بھی عزیز کیوں نہ ہو پر دانیل پر اس کے حوالے سے کبھی زبردستی نہیں کر سکتی۔"

"دانیل کا فیصلہ؟" حمد ان صاحب نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

"جی۔" اور اماں نے سارا خواب سنا دیا۔ حمدان صاحب کے دل میں تھوڑی سی جو امید تھی کہ وہ دین کو منالیں گے وہ بھی دم توڑ گئی۔

"عائشہ میرے بیٹے نے اتنے عرصے بعد مجھ سے کچھ مانگا تھا۔ اب اسکو کیا جواب دوں گا؟" حمدان صاحب نے دھیمی آواز میں استفسار کیا۔

اس کے لیے بے فکر رہیں میں اسے سمجھا دوں گی۔ "عائشہ بیگم نے نرمی سے کہا۔

"کاش میں نے اس کے ساتھ ایسا نہ کیا ہوتا۔" BEING THE STRING OF YOUR LIFE

"وہ سمجھ دار ہے۔ یہ بات بھی سمجھ جائے گا۔" جس پر وہ سر ہلا کر رہ گئے۔



"سمیر! حمدان صاحب نے ہلکا سا دروازہ نوک کر کے آواز دی۔

"آجائیں۔" سمیر جو لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا سائنڈ پر رکھ کر بولا۔ حمدان صاحب اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئے۔
سمیر نے سوالیہ نظروں سے انھیں دیکھا۔ حمدان صاحب نے گہری سانس لی۔

"انکار ہو گیا ہے۔"

"مجھے پتا ہے۔" حمدان صاحب کو سمجھ آ گئی کہ عائشہ بیگم نے بات کر لی ہے۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE
تمہیں افسوس نہیں ہوا؟"

"کیسا افسوس؟"

"انکار پر۔"

"زندگی داین کی ہے تو فیصلہ بھی اسی کا ہے۔"

"تم اسے پسند نہیں کرتے تھے؟" اس بار وہ چپ رہا۔ تھوڑے پل خاموشی کے نظر ہوئے۔

"ضروری نہیں کہ جس کو ہم چاہیں وہ ہمیں مل بھی جائے۔" صوفی سے آٹھ کروہ بیڈ پر آکر لیٹ گیا۔

"مجھے نیند آرہی ہے۔ جاتے ہوئے لائٹ آف کر دیجئے گا۔" خود پر لحاظ اوڑھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ حمدان صاحب اس کو خاموشی سے کچھ دیر دیکھتے رہے۔ اور پھر اٹھ کر لائٹ آف کی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"مجھے معاف کر دینا۔" ہلکی آواز میں کہتے وہ دروازہ بند کر کے چلے گئے۔ پیچھے ایک آنسو، صرف ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر تکیے میں جذب ہوا تھا۔



دوسری طرف وہاں انھیں ہاں کر دی گئی تھی اور اگلے مہینے کی ڈیٹ بھی فکس کر دی گئی تھی۔ تاکہ دانیں کے پیپر ز ہو جائیں۔ سمیر نے عیسیٰ سے رشتے کے بارے میں نہ اختلاف کیا اور نہ تفصیل پوچھی۔ بس چپ ہو گیا تھا۔

آج دانیں یونیورسٹی کارڈ لے کر آئی تھی ایمان اور منہا کے لیے۔ ایمان کو تو پہلے سے پتا تھا لیکن منہا کو ابھی پتا چلا تھا۔

"کیا؟ سچ میں دانیں آپ؟ آپ کی شادی؟ واہ یار کتنا مزہ آئے گا۔ مجھے تو سوچ کر ہی مزہ آرہا۔" دانیں نے مسکرا کر منہا کو دیکھا جس کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔

"تم سے زیادہ تو اسے خوشی ہو رہی ہے۔" ایمان نے منہا کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے کہا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہاں تو۔ کتنا مزہ آئے گا۔ ویسے دانیں آپنی میرے جتنا کوئی ہے آپ کے گھر؟" منہا نے متجسس ہو کر پوچھا۔

"ہاں بالکل ہیں۔ میری بہن مائل اور عیسیٰ کی بہن صدا فہ بھی۔ دونوں بہت فرینڈلی ہیں۔ خوب جے گی تم تینوں کی۔" دانیں نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"آہم آہم!! عیسیٰ۔۔" ایمان نے عیسیٰ کو کھینچتے ہوئے کہا۔ جس پر دانیل نے اسے آنکھیں دیکھائیں۔

"اوہو۔۔ تو ان کا نام عیسیٰ ہے۔" منہانے پر سوچ لہجے میں کہا۔

"منہا تم پٹوگی میرے سے۔" دانیل نے گلابی چہرے کے ساتھ کہتے ہوئے کتابیں اٹھا کر منہا کو ڈرایا۔

"واہ واہ! منہا دیکھو تو سہی۔ دلہنیا کو شرم آرہی ہے۔" ایمان نے ہنستے ہوئے کہا۔ جس پر منہانے دانیل کا گال کھینچا۔

"دانیل آپ بہت پیاری لگ رہیں ہیں۔ میں آپ کو بہت مس کروں گی۔ اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ آمین!"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

منہانے دانیل کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

"میں بھی۔" ایمان بھی دونوں کے گلے لگ گئی۔

"اف! رولاءوگی کیا پگلی۔" دانیل نے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ تینوں کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

"چلو اور اب لازمی یاد سے ڈھولکی پر آنا۔" ان کو انگلی سے وار کرتے ہوئے دانیل نے دونوں کو یاد کروایا۔

"یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے۔" ایمان نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"بہت ہی کوئی غیر مہذب حرکت ہے یہ۔" اور تینوں ایک ساتھ ہنس پڑیں۔



آج وہ سارے شاپنگ کرنے آئے ہوئے تھے لیکن ان کے ساتھ صدافہ بھی تھی۔ وہ تو بہت جھجک رہی تھی سانی اور صفی کی وجہ سے لیکن پھر بھی مائل زبردستی اسے لے آئی تھی۔ اصل میں مائل اور صدافہ نے میچنگ کپڑے لینے تھے۔ ساری شاپنگ کے دوران سارے بہت تمیز سے رہے۔ ابھی وہ لوگ گاڑی میں بیٹھے تھے اور صفی کا انتظار کر رہے تھے جو پیمینٹ کر رہا تھا۔ سانی آگے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ باقی تینوں پیچھے بیٹھی تھیں۔ دانیل ایک طرف، بیچ میں مائل اور دوسری طرف صدافہ تھی۔ جب سامنے سے صفی لنگڑاتا ہوا آیا۔ صدافہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"بابی۔۔ اللہ کے نام پہ پیسے دے دو بابی۔۔ بابی ماری مدد کر دو بابی۔۔" صفی نے ایک ہاتھ آگے کر کے بھرپور آئیٹینگ کرتے ہوئے داینین سے کہا۔

"معاف کرو بابا بابی۔ اللہ بھلا کرے۔" داینین نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ صدا فہ منہ کھولے سب کو دیکھ رہی تھی۔ سانی تو موبائل پر جھکا کسی کو میسج کر رہا تھا۔ جبکہ مائل بھی فل انگور مار رہی تھی۔ داینین تو اس کی آئیٹینگ میں اس کا بھرپور ساتھ دے رہی تھی۔

"چلو تم دفعہ ہو۔ ہمیں پتا ہے وہ موٹی آنٹی دے گا۔" صفی نے مائل کی طرف اشارہ کیا جس کا منہ کھل گیا۔ صدا فہ اب دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہا۔ مجھے موٹی کا۔ ابھی بتاتی ہوں۔۔ بھائی ہیلو بھائی۔۔ یہ دیکھیں یہ لڑکا ہم لڑکیوں کو تنگ کر رہا ہے۔" مائل نے کھڑکی سے منہ باہر نکالتے ہوئے گارڈ کو بلایا۔ جس پر گارڈ ایک سوائیک کی سپیڈ سے آیا۔

"اوئے کھانا کھا راب کا بچہ ادھر آتھے بتاتا ہوں۔" گارڈ نے اسے پکڑتے ہوئے کہا۔ صفی تو بوکھلا ہی گیا۔

"او بھائی۔ بہنیں ہیں میری۔۔ میری بات تو سنو۔ اوئے سانی بتا اسے۔" صفی نے سانی کو گھسیٹا۔

"استغفر اللہ بھائی جھوٹ بول رہا ہے۔ آپ کون ہیں میں نہیں آپ کو جانتا۔" سانی نے جب ہری ٹھنڈی دیکھائی تو صفی نے دوڑ لگا دی۔ اب منظر کچھ یوں تھا کہ صفی آگے آگے اور گارڈ پیچھے پیچھے۔

تینوں کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔ جبکہ صدا فہ تو پریشانی اور حیرت سے سب کو دیکھ رہی تھی۔ یہ سب اس کے لیے نیا تھا۔

"اوہو اسے کچھ نہیں ہو گا۔ ایسا چکما دے کر آئے گا اسے۔ دیکھنا ہم سے پہلے گھر ہو گا۔" دانی نے صدا فہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE



واپس گھر آکر صدا فہ اتنے شوق اور خوشی سے سب کو بتا رہی تھی کہ آج کیا کیا ہوا تھا۔ عیسیٰ اور آمنہ صاحبہ بیٹھے بہت غور اور دلچسپی سے سن رہے تھے۔ عیسیٰ نے صدا فہ کو مسکرا کر دیکھا جو کھکھلا کر سب سنار ہی تھی۔ عیسیٰ کو اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز اپنی بہن اور ماں کی مسکراہٹ تھی۔

"امی یہاں تو لگ ہی نہیں رہا کہ شادی ہے۔ وہاں ان سب نے اتنی رونق لگائی ہوئی تھی۔"

"تو تم بھی بلا لو اپنی دوستوں کو۔ اور ڈھولک وغیرہ کر لو۔" عیسیٰ نے اسے مشورہ دیا۔

"ہاں اور ویسے بھی دامن اب یہاں آرہی ہے۔ اب ہمارے گھر بھی رونق ہوگی۔" آمنہ صاحبہ نے مسکرا کر نرمی سے کہا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہاں کتنا مزہ آئے گا۔ بس جلدی سے شادی ہو اور دامن اپنی یہاں آئیں۔ پھر میں پورا دن ان کے ساتھ مزا کروں گی۔" صدا فہ نے پر جوش لہجے میں کہا جس پر عیسیٰ اور آمنہ بیگم دونوں مسکرا اٹھے۔



آج دین کی ڈھولکی تھی۔ ویسے تو ابھی دو ہفتے رہتے تھے شادی میں لیکن ڈھولکی یہ لوگ پچھلے ایک ہفتے سے کر رہے تھے۔ جس میں ان لوگوں کے سوا صرف روحان ہوتا تھا اور کوئی نہیں۔ آج ایمان کو ٹائم ملا تو وہ بھی منہا کو لے کر آگئی تھی۔

ایمان نے بیل بجائی۔ منہا تو بہت اکساء ٹیڈ تھی سب سے ملنے کے لیے۔ تھوڑی دیر بعد صفی نے دروازہ کھولا۔

"اوائے ہوئے۔ اسلام علیکم۔ دیکھو تو صحیح آج کون آیا ہے ہمارے گھر۔ ایمان آپا۔ یار آج تو ہماری محفل کو چار کیا بلکہ تین چاند لگ جائیں گے۔" صفی جو بلیک شلوار قمیض میں ملبوس تھا ہاتھ سر تک لے جاتے ہوئے ڈرامائی انداز میں بولا۔ کالے سوٹ پر اس کی گوری رنگت دمک رہی تھی۔ منہا نے اوپر دروازہ کھولنے والے کو دیکھا تو دل ایک پل کو رکا تھا لیکن پھر اس کے کانوں میں دین کی ڈھولکی کے الفاظ گونجے (اول تو انسان کو نظریں جھکا کر چلنا چاہیے۔ حیا صرف مرد ہی نہیں عورت کی آنکھ میں بھی ہونی چاہیے۔ لیکن اگر غلطی سے کسی نامحرم پر نظر پڑ جائے اور دل میں ایک احساس جاگے تو اس سے فوراً نظریں ہٹالو۔ اگلی نظر اس پر نہ ڈالو۔ اس سے دور ہو جاؤ اور پرہیز کرو۔ یہ کام خراب ہی دوسری نظر پر ہوتا ہے۔ اپنی سوچ پر لگام لگا کر رکھنا چاہیے۔ کیونکہ یہی ہمارے ایمان کا امتحان ہے۔ جب آپ بار بار اس شخص کو دیکھو گے اور سوچو گے تو محبت تو ہو ہی جائے گی جو کہ ویسے تو محض ایک گمان ہے کیونکہ محبت صرف محرم سے ہوتی

ہے۔ پھر لوگ کہتے ہیں کہ محبت خود ہو جاتی ہے۔ جبکہ یہ صرف نظروں اور سوچ کو قابو کرنے کا کھیل ہے۔ (منہا نے فوراً نظروں کا زاویہ بدلا۔)

"صفی۔۔ کتنی بار کہا ہے مجھے آپا نہ کہا کرو۔ ساری پر سنیلٹی کا بیڑا غرق کر کے رکھ دیتے ہو۔ آج میرا موڈ بہت اچھا اور اگر چاہتے ہو کہ میرا موڈ خراب نہ ہو اور تمہارے سارے پرزے ٹھیک رہیں تو اپنے ریڈ کارپٹ کو منہ تک محدود رکھو۔ اور انسان دیکھ ہی لیتا ہے۔ میرے ساتھ کوئی مہمان بھی آیا ہے۔" ایمان نے چبا چبا کر کہا تو صفی نے ایمان کے پیچھے جھانکا۔

"کون سا مہمان؟۔۔ کہیں پڑوسیوں کے بچے تو اغوا کر گئے نہیں لے آئیں؟ اللہ معاف کرے میں تو پہلے ہی دانی کو کہتا تھا کہ اس کی دوست ای۔۔" صفی نے جب ایمان کے پیچھے سر جھکائی منہا کو دیکھا تو فوراً زبان کو بریک لگا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اوہ۔۔ سو سوری۔ مجھے نہیں پتا تھا۔ آئیں۔" نظریں جھکائے ہوئے وہ سائنڈ پر ہو گیا اور اندر آنے کے لیے جگہ دی۔ ایمان صفی کو زبان چڑھاتے ہوئے اندر بڑھ گئی۔ اس کے پیچھے ہی منہا بھی اندر گئی جبکہ صفی دروازہ بند کر کے اندر آیا۔



"پر عیسیٰ وہ مجھے مسلسل دھمکا رہا ہے۔ میری بیٹیاں گھر میں قید ہو کر رہ گئی ہیں۔ ان کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر میں خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہتا۔ میری راتوں کی نیند آڑ گئی ہے بیٹا میں کیا کروں۔" طیب صاحب کی پریشانی سے بھرپور آواز عیسیٰ کے موبائل میں آ بھری۔

"طیب صاحب دیکھیں میں سمجھ سکتا ہوں۔ بس تھوڑا سا وقت رہ گیا ہے۔ ہمیں اس دھمکی دینے والے کو ڈھونڈنا ہے۔ ہم اپنی منزل کے بہت قریب ہیں واپسی کے قدم صرف خسارے کا باعث بنیں گے۔ جب تک ہم ثابت قدمی سے چلتے رہیں گے تب تک کوئی بھی ہمیں جھکانے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ بس خضر آجائے گا تو بہت جلد ہم ان سے چھٹکارہ پالیں گے۔" عیسیٰ نے پر عزم لہجے میں ان کو تسلی دی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"بیٹا میں تمہارے ساتھ ہوں۔"



جب انھوں نے اندر قدم رکھا تو منہا نے خوشگوار حیرت سے سب کو دیکھا۔ سامنے ہی عائشہ بیگم ڈھول بجا رہی تھیں جبکہ سانی ڈھولک پر چیچ مار رہا تھا۔ مائل اور دانیل تالیاں بجا رہی تھیں۔ دانیل نے سر پر لال چنری پہنی ہوئی تھی۔

ویسے تو وہ لائٹ بلیو لان کے پرنٹڈ سوٹ میں ملبوس تھی بس سر پر لال چنری پہنی ہوئی تھی۔ دانیل کے علاوہ سب گاہک بھی رہے تھے جبکہ دانیل صرف مسکرا رہی تھی۔ روحان تو پورا جھوم رہا تھا۔ سانی ساتھ صدائیں بھی لگا رہا تھا۔

"واہ واہ۔۔ اوئے ہوئے۔ موٹے آلو محفل لوٹ لی۔۔ کیا بات ہے۔"

تالیاں بجاتے ہوئے دانیل کی نظر جب منہا اور ایمان پر پڑی تو اس نے خوشگوار حیرت سے انہیں دیکھا اور اٹھ ان کے پاس آئی۔

"ارے۔ ایمان تم! اچھا کیا تم دونوں آگئے۔ منہا تم کیسی ہو؟۔۔" دانیل نے ایمان اور منہا کے گلے لگتے ہوئے کہا۔ مائل بھی اٹھ کر ان سے ملنے آگئی تھی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"مائل دیکھو۔ یہ منہا ہے ایمان کی کزن جس کا میں نے تمہیں بتایا تھا اور منہا یہ مائل ہے میری بہن۔" دانیل نے دونوں کا تعارف کروایا تو دونوں آپس میں گلے ملیں۔ ایمان اب عائشہ بیگم سے مل رہی تھی۔ سانی بھی اٹھ کر صفی کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"منہا یہ میری امی ہیں۔ یہ میرا بھائی حسان شاہ۔۔ اور یہ دوسرا یوسف شاہ۔" دانیل نے دونوں کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔ سانی اور صفی نے آہستہ آواز میں سلام کیا تو منہا نے سر کو ہلا کر جواب دیا اور زیر لب کہا 'یوسف شاہ' لیکن فوراً ہی سر جھٹکا 'استغفر اللہ'۔

"ہو۔۔ دانی آپ۔ مجھ غریب کو بھول گئیں؟ قسم سے عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ یادداشت اور نظر بھی خاصی کمزور ہو گئی ہے۔" اس سے پہلے کہ وہ بیٹھتیں روحان صدمے سے بولا اور پھر دانیل کے بولنے سے پہلے وہ خود ہی بول پڑا۔

"مائے سیلف روحان۔ اس گھر کا سب سے چھوٹا اور سب سے پیارا بیٹا۔"

Safar-e-Adab

"چل بے۔ یہ منہ اور مصور کی دال۔ ایسی شکل پر میں دور روپے بھی نہ دوں۔" صفی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"چلیں دور روپے نہ صحیح ہزار روپے رکھ دیں۔" روحان نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا تو سانی ایک لگائی پیچھے کمر پر جس پر وہ کراہ کر رہ گیا۔

منہا اور ایمان کو روحان کا پتا تھا کہ وہ ان کا پڑوسی ہے کیونکہ دانیل پہلے ہی اس کا بتا چکی تھی اور ایمان کو تو پہلے سے پتا تھا کیونکہ وہ تو پیچھے دو تین سال سے یہاں آرہی تھی۔

"چلو جی اب منہا ڈھولک بجائے گی۔ اماں آپ کو پتا ہے اسے ڈھولک بجانا آتا ہے۔ اب ہم بھی دیکھتے ہیں کہ کیسا بجاتی ہے۔" دانیل کی پر جوش آواز ابھری تو اماں نے ڈھولک منہا کو دے دی۔ منہا پر پل کلر کی سمپل سی فراق میں ملبوس بالکل ایک گھڑیا لگ رہی تھی۔ آدھے بالوں کو کیچر سے باندھا ہوا تھا جبکہ سر پر چیفون کا دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا جو بار بار سر سے ڈھلک جاتا اور وہ بار بار اسے سر پر کرتی۔ مائل چچ لے کر بیٹھ گئی۔ منہا نے ڈھولک بجانا شروع کیا تو جیسے روحان میں پھر سے کرنٹ دوڑ گیا تھا۔ لیکن اس بار صفی بھی اس کے ساتھ تھا۔ دونوں ایک ساتھ بھنگڑے ڈال رہے تھے۔ سانی اماں کے ساتھ ڈانس کر رہا تھا۔ ان کو کبھی گھماتا کبھی ہلکا سا سٹیپ لیتا۔ تھوڑی دیر بعد انھوں نے دانیل کو بھی کھڑا کر لیا اور اسے بیچ میں کھڑا کر کے سانی، صفی اور روحان بھنگر اڑانے لگ گئے۔ ساری شام ایسے ہی ہنسی خوشی گزر گئی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE



شادی کی تیاریوں میں وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا اور شادی کا دن آگیا۔ یہ شادی ایسی نہیں تھی کہ جس میں مہندی، برائڈل شاور وغیرہ ہوتا۔ یہ ایک سادہ سی شادی تھی۔ جیسے جیسے شادی کے دن قریب آرہے تھے صفی، سانی اور مائل

بھی سنجیدہ ہو رہے تھے۔ دانیل تو دو تین بار سانی اور صفی کی آنکھوں میں نمی بھی دیکھ چکی تھی جیسے وہ چھپا جاتے لیکن مائل پورا دانیل کے ساتھ گلے لگ کر آنسو بہاتی۔ نکاح مسجد میں ہونا تھا اور پھر گھر میں کھانے اور رخصتی کے انتظامات کیے ہوئے تھے۔

دانیل تیار ہو گئی تھی اور ابھی اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ روایتی دلہنوں کی طرح اس نے بھی ڈیپ ریڈ جوڑا پہنا ہوا تھا۔ وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ ایمان، مائل اور منہا بھی اس کے ساتھ ہی تھیں۔ مائل نے نقاب لیا ہوا تھا جبکہ دانیل نے گھونگھٹ لینا تھا۔ وہ ساری آپس میں باتیں کر رہی تھیں جب دروازہ ہلکا سا ناک کر کے سانی اور صفی آئے۔ دانیل کو دلہن کے روپ میں دیکھ کر دونوں کی آنکھیں ضبط کے باوجود نم ہو گئیں۔ ہلکا سا مسکراتے ہوئے وہ دونوں اس کے پاس آئے۔ منہا اور ایمان سائڈ پر ہو گئی تھیں جبکہ مائل دانیل کے پیچھے ہی کھڑی تھی۔ صفی گھٹنے کے بل بیٹھ گیا۔ جبکہ سانی سامنے کھڑا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہمیں چھوڑ کر جا رہی ہو دانی؟" سانی نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بہت ہی کوئی ڈرامے باز ہو دونوں۔ مجھے ایمو شئل کر رہے تاکہ میرا میک آپ خراب ہو جائے۔ سب سمجھ رہی ہوں میں۔" دانیل نے آنکھیں دیکھتے ہوئے مصنوعی غصے سے کہا۔

"تمہاری سمجھ بچپن سے ہی کمزور ہے۔" صفی نے اسے چھیڑا۔

"چلو بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں میں؟" دانیل نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"سچ کہیں یا کہیں بہت پیاری؟" سانی معصومیت سے پوچھا جس پر دانیل نے ایک مکامارا تھا اسے۔

"مزا ک کر رہے۔ میری بہن بہت حسین لگ رہی ہے۔ اللہ تمہیں ہر بری نظر سے بچائے دانی۔" صفی نے دانیل کو دیکھتے ہوئے نم آنکھوں کے ساتھ کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی دانیل کی آنکھیں بھر آئیں۔

"دانیل اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔ میری دعا ہے اللہ ہر نعت سے تمہیں نوازے۔" جیب سے گجرانگال کر دانیل کے ایک ہاتھ میں پہناتے ہوئے سانی نے کہا۔

"تم ہمیں بہت عزیز ہو دانی۔ ہم تمہیں بہت یاد کریں گے۔" صفی نے کہہ کر اس کے دوسرے ہاتھ میں گجر اپہنایا۔ دانیل نے نم آنکھوں سے دونوں کو دیکھا۔ سسکی کی آواز پر تینوں نے چونک کر پیچھے دیکھا جہاں جماء آنسو بہا رہی تھی۔

"اوائے ڈرامہ کونین۔ تمہاری نہیں اس کی رخصتی ہے۔" صفی نے حمائل کے سر پر ہلکی سی چیت لگاتے ہوئے کہا تو حمائل اس کے گلے لگ گئی۔

"بس کر دو ملک میں پہلے ہی پانی کی کمی ہے۔ اور تم آنسو بہا رہی ہو۔" صفی نے ہلکے پھلنے لہجے میں کہا تو حمائل ہلکا سا مسکرا دی۔



مسجد میں نکاح ہونے کے بعد عیسیٰ لڑکیوں والی سائڈ پر آیا تھا۔ اسکو عائشہ بیگم نے خود بلایا تھا تا کہ وہ دانیل کا چہرہ دیکھ لے۔ اب تو وہ اس کی محرم تھی۔ عیسیٰ تھوڑا جھجک رہا تھا لیکن سانی اور صفی اسے لے آئے تھے۔ لڑکیوں والی سائڈ پر آکر اسکی نظریں مسلسل نیچے تھیں۔ دانیل کی چیئر کے پاس پہنچ کر اس نے نظریں اٹھائیں تو سامنے دانیل گھونگھٹ نکال کر بیٹھی ہوئی تھی۔ عیسیٰ نے گہرا سانس لیا۔ آمنہ صاحبہ نے پیچھے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو عیسیٰ نے مڑ کر انھیں دیکھا اور گھٹنوں کے بل دانیل کی چیئر کے سامنے بیٹھ گیا۔ آہستہ سے اس کا گھونگھٹ اٹھایا اور دم بخود رہ گیا۔ دانیل کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سے سرگوشی میں بولا

"تم تو میری سوچ سے بھی زیادہ پاکیزہ ہو سیدہ دانیل رحمان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نکاح مبارک ہو سید ذادی!" ہلکی آواز میں عیسیٰ نے کہا۔ اس کی بات پر دانیل نے سر اٹھایا اور پہلی بار عیسیٰ کو غور سے دیکھا جو سفید شلوار قمیض کے ساتھ سفید ہی واسکٹ میں ملبوس تھا۔ وہ بھی سرگوشی میں بولی ۔

"آپ بھی میری سوچ سے زیادہ پاک ہیں حافظ عیسیٰ راءو۔ نکاح آپ کو بھی مبارک ہو حافظ صاحب!" اس کی بات پر عیسیٰ گہرا مسکرایا۔



صفی نے ابھی سمیر کو دیکھا تھا جس کی آنکھیں گلابی ہو رہی تھیں۔ وہ اس کے بارے میں سوچ رہا تھا جب سامنے سے

BEING THE STRING OF YOUR KITE

آتی منہا سے زور کا ٹکرا ماگیا۔

"اوہ۔ ای ایم سو سوری۔۔ میرا دھیان کہیں اور تھا۔ سو سوری۔" سامنے منہا کو دیکھ کر صفی نے فوراً نظریں جکائیں اور شرمندہ ہو کر بولا۔ صفی کی آواز پر منہا نے جھٹکے سے سر اٹھایا تو سامنے کھڑے صفی پر پڑیں۔ لائٹ براؤن شلووار قیض پر بھاری شمال گلے میں لٹکائے وہ نظریں جھکائے شرمندہ سا کھڑا تھا۔ منہا کا دل ایک دم رکا تھا۔ پھر فوراً ہی نظروں کا زائوہ بدل لیا۔

" It's ok."

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ پلٹ کر چلی گئی۔



Safar-e-Adab


"عیسیٰ بھائی!"

صدافہ عیسیٰ کے ساتھ ہی سیڑج پر کھڑی تھی۔ نکاح کے بعد وہ لوگ گھر آ گئے تھے۔ لان میں ہی ہلکی پھلکی ارینجمنٹ کی ہوئی تھی۔ وہ لوگ دانیل کا انتظار کر رہے تھے جب صدافہ نے ہلکا سا جھک کر عیسیٰ کو پکارا۔

"جی؟"

"دائین آپ کیسی لگیں؟"

"شفاف سی۔" ہلکا سا مسکرا کر عیسیٰ بولا تو صدا فہ بھی مسکرا دی۔ صدا فہ نے بھی نقاب لیا ہوا تھا۔ صدا فہ سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی کیونکہ سامنے سے دائین آرہی تھی۔ اس کا ایک ہاتھ صفی کے ہاتھوں میں تھا جبکہ دوسرا سانی کے ہاتھ میں تھا۔ دونوں نے ایک ایک طرف سے اس کا لہنگا پکڑا ہوا تھا تاکہ وہ صحیح سے چل سکے۔ سانی اور صفی نے ایک جیسے ہی شلوار قمیض اور شال اوڑھی ہوئی تھی۔ دائین نے گھونگھٹ اوڑھا ہوا تھا۔ دونوں نے بہت مضبوطی سے دائین کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے کیونکہ اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔ سٹیج پر پہنچ کر عیسیٰ نے ہاتھ آگے کیا تو سانی نے دائین کا ہاتھ عیسیٰ کے ہاتھوں میں دے دیا۔ سانی اور صفی کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔ ابھی وہ بڑے بھائی ہی لگ رہے تھے۔ دائین جب عیسیٰ کے ساتھ بیٹھ گئی تو عیسیٰ نے اسے مسکراہٹ پاس کی تو گھونگھٹ کے نیچے دائین بھی مسکرا دی۔

BEING THE STRING OF YOUR 

وقت جیسے پر لگا کر آڑ رہا تھا۔ ایک مہینے کا وقت کیسے گزرا پتا ہی نہیں چلا۔ دائین اور عیسیٰ ساتھ بہت خوش تھے۔ عیسیٰ کو تو دائین سے اس وقت ہی محبت ہو گئی تھی جب وہ محرم بن کر اسکی زندگی میں آئی تھی۔ اس پاک رشتے میں کشش ہی ایسی تھی کہ عیسیٰ کے دل میں دائین کا وہ مقام بن گیا جو آج تک کسی کا نہ تھا۔ اور دائین کو عیسیٰ سے عشق جب ہوا جب اس نے اس کی امامت میں تہجد کی نماز ادا کی، جب فجر کے وقت اس کی دی ہوئی اذان کی آواز سنتی، جب نماز کے

بعد عیسیٰ 'اسے تلاوت کر کے سناتا، جب وہ اسے پکارتی تو وہ آگے سے 'جی' کہتا۔ نیک ہمسفر اللہ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک خاص نعمت ہے۔ ایک مضبوط ایمان کا شخص نہ صرف آپکی زندگی سنوار سکتا ہے بلکہ آپ کی آخرت بھی سنوار دیتا ہے۔ صدافہ اور دانیل کی پہلے بھی بہت دوستی تھی لیکن اب تو اور بھی ہو گئی تھی۔ صدافہ کو تو جیسے ایک بہن مل گئی تھی۔ پورا دن وہ اس کے ساتھ گزارتی۔ دانیل کے آنے سے انکے گھر میں رونق ہو گئی تھی۔ دانیل کے آنے سے صدافہ تھوڑی باتونی بھی ہو گئی تھی۔

"عیسیٰ!"

وہ دونوں لان میں چہل قدمی کر رہے تھے۔ عیسیٰ سفید شلوار قمیض میں ملبوس تھا جبکہ دانیل نے گرین کلر کا کڑھائی والا سوٹ پہنا ہوا تھا اور اوپر عیسیٰ کی گرم شال اوڑھی ہوئی تھی۔ چاند آندھیری رات میں چمک رہا تھا۔ سرد ہوا سے دانیل کے بال اوڑھ رہے تھے۔ دانیل کا ہاتھ عیسیٰ کی گرفت میں تھا جب دانیل نے اسے پکارا۔

"جی؟" عیسیٰ نے دانیل کی طرف منہ کر کے پوچھا۔ اس کے 'جی' کہنے پر وہ مسکرائی۔

"آپ کو لگتا ہے کہ معجزے اب بھی ہوتے ہیں؟"

"جہاں ایمان ہوتا ہے وہاں یقین ہوتا ہے اور جہاں یقین ہوتا ہے وہاں معجزے ہوتے ہیں۔" عیسیٰ نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور اگر انسان کا یقین ڈمگ جائے؟" دانیل نے عیسیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"دعائیں مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ دعائیں وہ کر سکتی ہیں جو آپ نہیں کر سکتے اور پھر چاہے وہ کام ناممکن ہی کیوں نہ ہو۔ دعائیں کن کن کی طرح ہوتی ہیں جو انسان تک معجزے بن کر واپس آتی ہیں۔ دعاؤں کے آگے بس معجزے کی کہانی ہوتی ہے۔"

اس کی بات پر دانیل مسکرائی۔ تھوڑی دیر بات لان میں اسکی آواز گونجی۔

"کبھی کبھی مجھے آپ پر رشک آتا ہے۔"

"کس لیے؟" عیسیٰ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

Safar-e-Adab
"کہ آپ میرے سے کئی زیادہ اللہ کے قریب ہیں۔" اس کی بات پر عیسیٰ نے اس کی طرف دیکھا۔
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"فکر نہ کرو۔ تمہیں بھی اپنے ساتھ لے آؤں گا۔" عیسیٰ نے مسکراتے ہوئے دانیل سے کہا تو اس نے چمکتی آنکھوں سے عیسیٰ کو دیکھا۔



"صفی بھیا آپ کی وجہ سے مجھے سر سے اتنی ڈانٹ پڑی ہے۔ اماں دیکھیں ہر روز لیٹ چھوڑتے ہیں۔" حمائل نے خفگی سے اماں سے کہا جو اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ سارے اس وقت ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ سانی اور صفی بڑے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حمائل اور عائشہ بیگم دوسرے بڑے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سانی کی آج کل چھٹیاں چل رہی تھیں اس لیے وہ یونی نہیں جا رہی تھیں۔ جبکہ صفی کی کلاس دیر سے شروع ہوتی تھی۔ بیچاری حمائل اس کے رحم و کرم پر تھی جو ہر روز اسے لیٹ چھوڑتا تھا۔ گھر سے تو جلدی نکلتا تھا لیکن راستے میں کبھی ناشتے کے لیے روک جاتا کبھی گاڑی جان پوچھ کر غلط جگہ موڑ دیتا۔

"ہاں۔ اس دنیا میں میرا کچھ ہو یا نہ ہو پر غلطی ہمیشہ میری ہی ہوتی ہے۔ خود کے ارادے ٹھیک نہیں ہوتے۔ اماں ہر روز دیر کرتی ہے تاکہ اس کی چھٹی ہو جائے الزام مجھ پر لگا رہی ہے۔" صفی نے مائل کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تو مائل نے بے ساختہ کہا۔

"جھوٹے کہیں کے!"

"اماں دیکھیں بڑے بھائی کو جھوٹا بول رہی ہے۔ بیٹا ایسی ہی حرکتیں رہیں نہ تو سیدھا جہنم میں لینڈ کرو گی۔"

"اماں انھیں چھوڑیں۔ آپ دیکھیں نہ دانی آپ کے جانے کے بعد گھر کتنا خالی خالی ہو گیا ہے نہ کیوں نہ سانی بھیا کی دلہن لے آئیں۔" حمائل نے چمکتی آنکھوں سے کہا تو سانی کا پوپ کارن کھاتا ہاتھ تھما۔

"ہاں اماں ویسے بھی بیچارے کی عمر نکلی جا رہی ہے۔" صفی نے شرارت سے کہا۔

"ہاں تو پہلے لڑکی تو ملے۔"

Safar-e-Adab

"اماں لڑکی تو سامنے ہی ہے۔" حمائل کی بات پر سانی نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"کون؟" صفی نے آگے ہو کر تجسس سے پوچھا۔

"ایمان آپ کی!" ایک دم سے کھانسی کا شدید دوڑا سانی کو پڑا۔

"لگتا ہے تیر نشانے پر لگا ہے جیسی بیچارہ بوکھلا گیا ہے۔" صفی نے سانی کی کمر سہلاتے ہوئے کہا تو سانی نے اس کو کشن مارا تھا۔

"سچ میں سانی؟" اماں نے حیرت سے پوچھا۔

"تو باریں اماں۔ بہن جیسی ہے وہ میرے لیے۔ مائل آج تم تو تم نے کہہ دیا آئندہ نہ کہنا۔" سانی نے خفگی سے کہا۔

"سوری سانی بھیا! میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی۔" حمائل نے شرمندگی سے کہا۔

"کوئی بات نہیں مائل۔ لیکن مجھے یہ بات بالکل اچھی نہیں لگی آئندہ خیال رکھنا۔" سانی نرمی سے کہا۔

"اچھا تو پھر کس سے کرے گا؟" صفی نے پوچھا۔

"اماں کی پسند سے۔" سانی نے اماں کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ صفی کچھ کہتا سامنے سے روحان چلتا ہوا آرہا تھا۔ آج اس کے چہرے پر شرارت نہیں تھی بلکہ اداسی تھی۔ صفی حیران ہوا۔

"اوئے روحی تجھے کیا ہوا ہے۔ منہ پر بارہ کیوں بچے ہوئے ہیں؟ فیل ہو گیا ہے یا گھر سے نکال دیا ہے؟" صفی نے روحان کو کھینچ کر اپنے ساتھ بیٹھایا۔ اس کے روحی کہنے کے باوجود روحان نے کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا۔ تو صفی کے ساتھ ساتھ سب کو حیرت ہوئی۔

"کیا ہوا روحان؟" عائشہ بیگم نے نرمی سے روحان سے پوچھا تو اس نے اٹھایا۔ اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ادھر آءو میرے پاس۔ چلو سانی اٹھو یہاں سے۔" عائشہ بیگم نے سانی کو اٹھاتے ہوئے روحان کو جگہ دی تو وہ آکر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا؟" عائشہ بیگم نے اس کے بال سنوارتا ہوئے پوچھا تو وہ ان کے گلے لگ گیا۔

"اماں میں نے نہیں جانا۔" بھرائی ہوئی آواز میں روحان بولا۔

"کہاں نہیں جانا؟" سانی نے پوچھا۔

"ممی مجھے اپنے ساتھ لندن لے کر جا رہیں۔"

"کیوں؟"

Safar-e-Adab

"کیونکہ ان کو وہاں کوئی جاب افر ہوئی ہے۔"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہاں ممی جا رہیں اب تو جانا پڑے گا۔" عائشہ صاحبہ نے اسے سمجھایا۔

"نہیں میں نے نہیں جانا۔"

"اوائے موئے آلور وایسے رہا ہے جیسے رخصت ہو کر جا رہا۔ جب جاب کا کانٹریکٹ ختم ہو گا تو واپس آجائے گا۔ مرد بن مرد۔ مرد روتے نہیں ہیں۔" صفی روحان کے بال بگاڑتے ہوئے مزاک میں کہا کیونکہ اسے بھی اداسی ہو رہی تھی۔

"نہیں میں عورت ہی ٹھیک یوں۔" روحان کی بات پر سب ہنس پڑے

"کب ہے فلائٹ؟"

Safar-e-Adab

"پرسوں۔"

BEING THE STRING OF OUR LIVES ★★★★★★

"عیسیٰ! آپ نے ساری شلوار قمیضیں ہی لی ہیں۔ کوئی پینٹ شرٹ وغیرہ بھی لے لیتے۔"

دائین اور عیسیٰ مال میں شاپنگ کر رہے تھے۔ کل خضر آرہا تھا تو عیسیٰ اس کے لیے گفٹ لینا چاہ رہا تھا کیونکہ ایک تو وہ اتنے عرصے بعد آرہا تھا دوسرا اس کی سالگرہ بھی آرہی تھی۔ دائین نے عیسیٰ سے کہا جس نے چارپانچ شلوار قمیضیں لی تھیں۔

"دائین اسے شلوار قمیض بہت زیادہ پسند ہے۔ زیادہ تر شلوار قمیض ہی پہنتا ہے۔" عیسیٰ نے شاپ کا دروازہ کھولتے ہوئے ہوئے کہا تو دائین نے سر ہلادیا۔

"دائین بٹاء کو نسی لوں یہ والی یا یہ والی۔" عیسیٰ نے دو گھڑیاں دائین کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"عیسیٰ میں کیسے بٹاء۔ آپ کو بہتر ان کی چوئس کا پتا ہو گا۔"

"مجھے سمجھ نہیں آرہی۔ اور تمہاری چوئس مجھ سے زیادہ اچھی ہے۔ تم ہی بٹاء۔"

"امم۔۔ وہ والی!" دانیل نے سامنے ڈالے پر لگی گھڑی کی طرف اشارہ کیا تو عیسیٰ نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہ بہت ہی نفیس سی گھڑی تھی۔ عیسیٰ کو تو وہ بہت پسند آئی اور فوراً پیک کروالی۔ اس کے علاوہ انھوں نے اور بھی بہت سی چیزیں لی تھیں۔

"عیسیٰ آپ خضر بھائی سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں۔" دانیل نے ڈرائیونگ کرتے عیسیٰ سے کہا تو وہ مسکرایا۔ عیسیٰ کی خوشی سے وہ یہی اندازہ کر پائی۔

"ہاں۔ وہ میرے لیے میرے بھائیوں سے زیادہ عزیز ہے۔۔ دانیل ایک بات یاد رکھنا جب بھی مشکل وقت آئے تو اس وقت سب سے قابل بھروسہ شخص صرف خضر ہے۔ اس پر تم اندھا اعتبار کر سکتی ہو۔" عیسیٰ نے سنجیدگی سے کہا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اللہ نہ کرے عیسیٰ کہ کبھی مشکل وقت آئے۔" دانیل نے خفگی سے کہا۔

"دائین کبھی مشکل وقت آئے تو صبر کی رسی کو تھامے رکھنا۔ کبھی امید نہ چھوڑنا۔ سب کو چھوڑ کر اللہ پر اندھا اعتبار کرنا اور یقین کرو وہ اپنے وعدے کا بڑا سچا۔" عیسیٰ نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔ دائین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"یہ سب کہنے کا مطلب؟"

"مطلب کہ ہمیں کل کا نہیں پتا۔ دنیا بہت ظالم ہے دائین۔ اکیلے اور کمزور انسان کو کھا جاتی ہے۔" اس سے پہلے کہ دائین کچھ کہتی عیسیٰ کے موبائل پر صدا فہ کی کال آنے لگی۔ عیسیٰ نے گھر کے آگے روک کر فون اٹھایا۔

Safar-e-Aadab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"گڑیا ہم پہنچ گئے ہیں تم گیٹ کھولو۔" عیسیٰ نے نرمی سے کہہ کر فون بند کر دیا۔

"عیسیٰ!"

"جی؟"

"اگر صدا نہ آپ کی گڑیا ہے تو پھر میں کون ہوں؟" دانیل نے مسکراہٹ دبا کر کہا تو عیسیٰ نے اس کی طرف دیکھا اور ہلکا سا مسکرایا۔

"تم تو میرے دل کی محرم ہو!"

دانیل چہرہ نیچے کر کے مسکرا دی۔



شام کو نیند پوری کر کے وہ نیچے آیا اور صوفے پر نیم دراز ہو گیا۔ ساتھ ہی کچن میں کھڑی مائل کو آواز لگائی۔

"مائل میرے لیے بھی چائے بنا دو۔"

"جی سانی بھیا۔"

ساتھ ہی موبائل اٹھایا جس پر کسی کی کال آرہی تھی۔ سب اس وقت ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔ عائشہ بیگم ڈرامہ دیکھ رہی تھیں جبکہ صفی ڈرامہ دیکھ کر مسلسل اورنگ رہا تھا۔

"کس کی کال ہے۔" صفی نے سانی کو دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولا۔

"دانی کی کال ہے۔" کال پر نام دیکھتے ہوئے وہ خوشی سے بولا۔

"ہیں سچی؟ دانی کی کال ہے۔ آخر یاد آگئی اسے ہماری۔" صفی سانی کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا جو کال لیش کر کے کان سے لگا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

چکا تھا۔

"ہاں دانی کیس۔۔۔" سانی کے لفظ منہ میں ہی رہ گئے جب دوسری طرف سے آواز ابھری تو اس نے بے ساختہ کہا "پ کون؟" اور جو خبر اسے سننے کو ملی اس کی روح تک کھینچ گئی۔ الفاظ جیسے گم ہو گئے۔ ہاتھ بے جان ہوئے تو فون ہاتھ سے گر گیا۔ سفید چہرے اور سرخ ہوتی آنکھوں سے اس نے سامنے اماں کو دیکھا جو ابھی بھی ڈرامہ دیکھ رہی تھیں۔

"کیا ہوا؟" صفی نے بے چینی سے پوچھا۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون۔" اس کے لب ہلے تھے لیکن آواز نہ نکلی۔ آنسو اس کی آنکھ سے پھیسلتے چلے گئے۔



جاری ہے۔۔۔



سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب